بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی خاتم الأنبیاء والمرسلین
نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین... وبعد

وسیلے کی اہمیت اور اس کا صحیح علم ہونا ہر مسلمان پر واجب ہے کیونکہ یہ وہ مسئلہ ہے جس کی وجہ سے ہر دور میں اکثر لوگ گمراہ ہوئے ہیں۔ غیر شرعی وسیلہ ہی ایک بنیادی وجہ تھی جس کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے لوگ کافر ٹھہرے۔ کیونکہ وہ لوگ جس کو وسیلہ سمجھتے تھے وہ درحقیقت وسیلہ تھا ہی نہیں۔ دلیل، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾

اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) کہ ہم انکی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کروا دیں۔ (سورۃ الزمر:3)

لہٰذا جو شخص وسیلے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنا چاہتا ہے اسے اس قسم کے غیر شرعی وسیلے سے بچنا چاہئے، اور اللہ تعالیٰ نے جو مشروع وسیلے مقرر فرمائے ہیں، جو مفید اور مراد کو پوری کرنے کا ذریعہ ہیں، ان کو خوب جاننا چاہئے۔ ان شرعی وسائل کے ذریعہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا اللہ نے اس کی مقبولیت کا ذمہ لیا ہے بشرطیکہ دعا کے دوسرے شرائط پورے ہوں۔

اور یہ سب جاننے کے لیے وسیلہ کی حقیقت اور اقسام کو جاننا لازمی ہے۔

وسیلے کا شرعی معنی:

ہر اس سبب کو کہتے ہیں جو اس طریقہ سے مقصود تک پہنچائے جسے اللہ تعالیٰ نے مشروع فرمایا ہے اور جس کو اپنی کتاب اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بیان کر دیا ہے۔ شرعی وسیلے کی دلیل، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (سورۃ المائدہ:35)

وسیلے کی قسمیں

- جائز
  - 1: اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ (پیارے ناموں) کا وسیلہ
  - 2: اللہ تعالیٰ کے صفات (کاملہ) کا وسیلہ
  - 3: اعمال صالحہ کا وسیلہ
  - 4: نیک اور زندہ شخص سے دعا (کروانے) کا وسیلہ
- ناجائز
  - شرک
  - بدعت

جائز وسیلے کی قسمیں:

1: اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ (پیارے ناموں) کا وسیلہ:

دلیل، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا﴾

اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں سو ان ناموں سے اللہ ہی کو پکارا کرو (سورۃ الاعراف:180)

یعنی اللہ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء کو وسیلہ بنا کر دعا کی جائے۔

مثال:

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔ (سورۃ البقرۃ:201)

2: اللہ تعالیٰ کے صفات (کاملہ) کا وسیلہ:

دلیل اور مثال: اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے کامل صفات کو وسیلہ بنا کر دعا کرتے تھے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

اے ہمیشہ زندہ رہنے والے سب کو تھامنے والے تیری رحمت کے وسیلہ سے فریاد کرتا ہوں۔ (ترمذی، علامہ البانی نے حسن قرار کیا ہے)

3: عمل صالح (نیک اعمال) کا وسیلہ:

عمل صالح اس وقت تک قبول نہیں ہوتا جب تک دو شرطیں پوری نہ ہوں:

عمل صالح کی شرطیں

اخلاص

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ﴾

انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں (سورۃ البینہ:5)

اتباع

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ آل عمران:132)

ان شرطوں کو پورا کرنے کے بعد ہم اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنا کر دعا کر سکتے ہیں۔

دلیل: اصحاب غار کا معروف قصہ جب وہ لوگ غار میں پھنس گئے تب انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اب اس غار سے تمہیں کوئی چیز نکالنے والی نہیں، سوا اس کے کہ تم سب اپنے سب سے زیادہ اچھے عمل کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ تینوں نے اپنے سب سے اچھے اعمال کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ: اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو اس چٹان کی آفت کو ہم سے ہٹا دے۔ چنانچہ وہ چٹان ہٹ گیا اور وہ سب باہر نکل کر چلے گئے۔
(یہ روایت صحیح بخاری میں تفصیل سے موجود ہے)

مثال: جیسے غار والوں نے اپنے نیک عمل کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہماری اس مصیبت کو دور کر دے۔ لہٰذا، آپ بھی اپنے نیک عمل جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کیا ہو سنت کے مطابق اس کو وسیلہ بنا کر دعا کر سکتے ہیں۔

4: نیک اور زندہ شخص سے دعا (کروانے) کا وسیلہ:

دلیل: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر تابعین میں سے ایک شخص ہے جس کو اویس کہتے ہیں اس کی ایک ماں ہے اور اس کو ایک سفیدی (برص کی بماری) تھی تم اس سے اپنے لئے استغفار کروانا۔ (صحیح مسلم)

اور وہ معروف روایت جس میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو بلوا کر دعا کرواتے تھے:

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ: فَيُسْقَوْنَ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا جب کبھی عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قحط پڑتا تو عمر رضی اللہ عنہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا کرتے اور فرماتے کہ اے اللہ! پہلے ہم تیرے پاس اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لایا کرتے تھے۔ تو، تو پانی برساتا تھا۔ اب ہم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں تو، تو ہم پر پانی برسا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چنانچہ بارش خوب ہی برسی۔ (صحیح بخاری)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ کیسے لایا کرتے تھے؟ اس کی دلیل:
سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قحط پڑا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ! جانور مر گئے اور اہل وعیال دانوں کو ترس گئے۔ آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے، اس وقت بادل کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح گھٹا امڈ آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی منبر سے اترے بھی نہیں تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش کا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ریش مبارک سے ٹپک رہا تھا۔ اس دن اس کے بعد اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ (دوسرے جمعہ کو) یہی دیہاتی پھر کھڑا ہوا یا کہا کہ کوئی

دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! عمارتیں منہدم ہوگئیں اور جانور ڈوب گئے۔ آپ ہمارے لیے اللہ سے دعا کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ! اب دوسری طرف بارش برسا اور ہم سے روک دے۔ آپ ہاتھ سے بادل کے لیے جس طرف بھی اشارہ کرتے، ادھر مطلع صاف ہوجاتا۔ سارا مدینہ تالاب کی طرح بن گیا تھا اور قناۃ کا نالا مہینہ بھر بہتا رہا اور ارد گرد سے آنے والے بھی اپنے یہاں بھرپور بارش کی خبر دیتے رہے۔ (صحیح بخاری)

ناجائز وسیلے کی قسمیں:

1: ناجائز وسیلے کی پہلی قسم: شرک:

بعض لوگ یا رسول اللہ مدد کہتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا رہے ہیں لیکن درحقیقت یہ وسیلہ ہے ہی نہیں، وسیلے میں تین چیزیں ہونا ضروری ہے۔ ایک ذات پکارنے والی، دوسری ذات جس کو ذریعہ بنایا جا رہا ہے اور تیسری ذات وہ ہے جسے پکارا جا رہا ہے۔ یا رسول اللہ میں صرف دو ذوات ہیں، ایک ذات پکارنے والی اور دوسری ذات اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ سلم اور اللہ تعالی کے علاوہ دوسروں کو پکارنا شرک اکبر ہے جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ غیر اللہ کو اس وقت پکارا جا سکتا ہے جب مندرجہ ذیل شرطیں پائی جائیں: پہلی شرط: وہ ذات زندہ ہو، دوسری شرط: حاضر ہو، تیسری شرط: قادر ہو۔ دلیل، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ﴾

اس کی قوم والے نے اس کے خلاف جو اس کے دشمنوں میں سے تھا اس سے فریاد کی

(سورۃ القصص:15)

مثال: آپ کو کوئی وزنی چیز اٹھانی ہے تو آپ کسی دوسرے شخص کو مدد کے لئے بلاتے ہیں کیونکہ وہ شخص زندہ ہے، وہاں حاضر (موجود) ہے اور آپ کی مدد کے لئے قادر ہے (آپ کا ساتھ دے سکتا ہے) تو اس شخص سے مدد طلب کرنا جائز ہے شرک نہیں ہے۔ جب کوئی شخص کہتا ہے یا رسول اللہ مدد، یا علی مدد، یا غوث مدد تو یہ شرک اکبر ہے کیونکہ اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پکارنے والے کی فریاد نہیں سن سکتے نہ علی رضی اللہ عنہ اور نہ امام عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ سن سکتے ہیں۔ تو یا رسول اللہ مدد کہنا شرک اکبر ہے اور یہی شرک تھا مشرکین عرب کا جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے

جنگ کی تھی اور وہ کافر ٹھہرے۔

دلیل، ارشاد باری تعالی ہے:

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ﴿56﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا﴾

کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکارو لیکن نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ بدل سکتے ہیں جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں خود وہ اپنے رب کے تقرب کی جستجو میں رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہوجائے وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔ (سورۃ الاسرا:56-57)

2: ناجائز وسیلے کی دوسری قسم: بدعت:

اس قسم کے وسیلے میں لوگ غیر اللہ کو تو نہیں پکارتے لیکن بدعت کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ دعا کرتے وقت کہتے ہیں یا اللہ ہماری دعاؤں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل سے قبول فرما۔ اس طرح کی دعا کرنا بدعت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی دعاؤں میں وسیلہ بنانا سنت سے ثابت نہیں ہے اور جو عمل سنت سے ثابت نا ہو اور دین میں نیا ایجاد ہو اسے بدعت کہتے ہیں۔ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ

جس نے ہمارے اس دین میں نئی چیز ایجاد کی تو وہ مردود ہے۔ (متفق علیہ)

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کے دین میں نئی چیزیں ایجاد کرنا بدعت ہے اور اللہ تعالی اسے قبول نہیں کرینگے اور اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا میں وسیلہ بنانا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں ہے۔

امام ابو حنیفہ (رحمہ اللہ) نے فرمایا:

یہ مکروہ (تحریمی) ہے کہ دعا کرنے والا یوں کہے میں تجھ سے فلاں کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں یا انبیاء یا رسولوں اور یا بیت الحرام یا مشعر الحرام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔

(شرح عقیدہ طحاویہ از ابن ابی عز حنفی ص:234، اور شرح فقہ اکبر از ملا علی قاری حنفی ص:189)

امام ابن ابی العز حنفی (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں:

جب کوئی یوں کہتا ہے فلاں تیرا نیک بندہ ہے پس تو میری دعا قبول کر۔ کیا اس طرح کہنے کا کوئی تعلق (دعا) ہے یا یہ لازم ہے اس نوعیت کی دعا حد سے تجاوز ہے؟ جیسا اللہ نے فرمایا: ﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ اپنے رب کو پکارو عاجزی اور چھپ کر اور اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (سورۃ الاعراف:55) اور اس طریقہ سے دعا کرنا بدعت ہے کیونکہ اس طرح دعا کرنا نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نہ تابعین ائمہ میں سے کسی ایک سے بھی منقول ہے۔ (شرح عقیدہ طحاویہ از ابن ابی عز حنفی ص:234)

خلاصہ کلام

شرعی وسیلہ وہ ہے جو قرآن اور سنت سے ثابت ہے، وہ نہیں ہے جو ہم بچپن سے کرتے آ رہے ہیں۔ لہٰذا شرعی وسیلے کی چار قسمیں ہیں، پہلی قسم اللہ تعالی کے اسماء کا وسیلہ، دوسری قسم اللہ تعالی کے صفات کا وسیلہ تیسری قسم ہمارے نیک اعمال کا وسیلہ اور چوتھی قسم اپنے مسلمان بھائی سے ہمارے حق میں دعا کروانا۔ اور ناجائز وسیلے کی دو قسمیں ہیں، پہلی قسم شرک اور دوسری بدعت۔ شرکیہ وسیلہ وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی موجود تھا اور اللہ تعالی نے اس وسیلے کی مذمت کی اور اسے شرک قرار دیا اور اس کا ارتکاب کرنے والا شخص مشرک ٹھہرا اور دوسرے قسم کا ناجائز وسیلہ بدعت ہے جس میں اللہ تعالی سے دعا کرتے ہوئے یہ کہنا کہ اے اللہ تو ہماری دعاؤں کو رسول اللہ ﷺ کے صدقہ وطفیل سے قبول فرما۔ اس قسم کی دعا کرنا بدعت ہے کیونکہ یہ سنت سے ثابت نہیں ہے اور نہ کبھی اس قسم کی دعا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کی تھی۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت کو سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے، شرعی وسیلے کو سمجھ کر اللہ تعالی کو راضی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وللہ اعلم و صلی اللہ علی نبینا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین

ashabulhadith.com/main/connect

Play Store

Study Circle